تاہم اردو خواں حضرات اس رسالہ سے بھی کسی حد تک اندازہ کر سکینگے کہ امام کس پایہ کے شخص تھے۔

خاکسار تحریک مذہب و سیاست کی روشنی میں | مولانا محمد منظور صاحب نعمانی، ضخامت ۱۲۴ صفحات۔ قیمت ۱۰ر۔ مکتبۂ الفرقان، بریلی۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، مصنف نے اس کتاب میں خاکسار تحریک پر دو حیثیتوں سے بحث کی ہے، ایک یہ کہ جن نظریات اور اصولوں پر اس تحریک کی بنا رکھی گئی ہے وہ دین اسلام سے کہاں تک مطابقت رکھتے ہیں، اور دوسرے یہ کہ سیاسی حیثیت سے یہ تحریک مسلمانوں کے لیے کہاں تک مفید ہے۔ بحث کا تمام تر مدار خود اس تحریک کے مستند لٹریچر پر رکھا گیا ہے، یا پھر ایسے واقعات پر جو نا قابل انکار ہیں۔ طرز بحث نہایت سنجیدہ اور منصفانہ ہے، اور اگر کوئی شخص واقعی امر حق معلوم کرنے کا خواہشمند ہو تو یہ کتاب اس کو مطمئن کرنے کے لیے کافی ہے۔

الفرقان، شاہ ولی اللہ نمبر | مرتبہ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب۔ ضخامت ۲۳۴ صفحات۔ قیمت قسم خاص مجلد سے، غیر مجلد عہ/۔ قسم عام مجلد عہ/ غیر مجلد عا۔ دفتر الفرقان بریلی۔

الفرقان کو اس سے پہلے حضرت شاہ اسماعیل شہید اور حضرت شیخ احمد سرہندی رحمہما اللہ کے حالات میں دو مستقل نمبر شائع کرنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں اس نے یہ تیسرا نمبر شائع کیا ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی سیرت سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ تیسرا نمبر خود الفرقان کے بھی پچھلے دونوں نمبروں سے بازی لے گیا ہے، اور اس حیثیت سے بھی بے مثل ہے کہ شاہ صاحب اور ان کے دور اور ان کے کارناموں کے متعلق نہ تو اتنی معلومات اس سے پہلے کہیں جمع کی گئی تھیں، اور نہ قلیل التعداد اہل علم کے ماسوا اس عظیم الشان شخصیت سے عامۂ خلائق کو کبھی اتنی تفصیل کے ساتھ روشناس ہونے کا موقع ملا تھا۔ اس مجموعہ میں صرف شاہ صاحب کی سیرت ہی بیان نہیں ہوئی ہے، بلکہ تاریخ، عقائد، اصول دین، کلام، فقہ، حدیث اور مختلف موضوعات پر بھی بہت سی بیش قیمت معلومات ضمناً فراہم ہو گئی ہیں جو ناظرین کے لیے انشاء اللہ

ازدیادِ بصیرت کی موجب ہونگی۔

خلافت و سلطنت | تالیف ڈاکٹر امیر حسن صاحب صدیقی پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ۔ قیمت اور مقام اشاعت درج نہیں۔ موٗلف سے دریافت کیا جاسکتا ہے۔

یہ اُس مقالہ کا اردو ترجمہ ہے جو موٗلف نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے لنڈن یونیورسٹی میں پیش کیا تھا۔ اِس کا نام غلط فہمی میں ڈالنے والا ہے۔ آدمی اس نام کو پڑھ کر یہ گمان کرتا ہے کہ شاید اس میں خلافت اور سلطنت کے اصولی فرق و امتیاز کو نمایاں کیا گیا ہوگا۔ مگر دراصل یہ ایک تاریخی مضمون ہے جس میں مسلمانوں کی تاریخ کے اُس خاص دور سے بحث کی گئی ہے جبکہ عباسیوں کی نام نہاد خلافت سیاسی اقتدار سے محروم ہو کر رفتہ رفتہ ایک قسم کی مذہبی پاپائی میں تبدیل ہوگئی تھی اور اُسکے زیر اثر ممالک میں حکمرانی کے عملی اختیارات پر دوسرے متصرف ہو رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے اِس دور کی تاریخی و سیاسی تحلیل کرکے یہ دکھایا ہے کہ ایک ہی خطۂ ارضی میں "مذہبی خلافت" اور "سیاسی سلطنت" کے دو مختلف النوع ادارے کس طرح پیدا ہوئے، کس طرح اُنکا ارتقاء ہوا اور تین چار سو برس تک اِن کے درمیان کس قسم کے تعلقات رہے۔

موضوع بلاشبہ دلچسپ ہے اور ڈاکٹر صاحب نے بہت اچھا تاریخی مواد فراہم کیا ہے، لیکن یہ کہنا پڑتا ہے کہ اِس مواد پر بحث کا جو انداز انہوں نے اختیار کیا ہے وہ اہل یورپ کے تاریخی ذوق سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اسلام اور اسلامی تاریخ کے نقطۂ نظر سے اُنکی بحث نہ صرف ناقص ہے بلکہ مسائل کو صاف کرنے کے بجائے اور زیادہ الجھا دیتی ہے۔ اگر وہ مغربی مذاق کے بجائے اسلامی مذاق کی رعایت کرتے تو پہلے خلافت کے معنی و مفہوم کو متعین کرتے، پھر واضح طور پر یہ بتاتے کہ عباسیوں سے پاپائی اور قیصریت کے جس مجموعہ پر لفظ "خلافت" کا اطلاق کیا تھا وہ حقیقی اسلامی خلافت سے کس قدر مختلف تھا اور اِن دونوں حقیقتوں کی وضاحت کرنے کے بعد اپنا تاریخی بیان پیش کرتے اس تنقیح

کے بغیر ڈاکٹر صاحب نے جس طرح واقعات کو بیان کیا ہے اُس سے یہ غلط فہمی واقع ہوتی ہے کہ واقعی وہ مذہبی خلافت تھی جس سے آخرکار سلطنت جدا ہوئی۔ حالانکہ دراصل جو کچھ ہوا وہ یہ تھا کہ ابتدائی شاہان عباسیہ کی بنائی ہوئی معجون مرکب تحلیل ہوگئی، اسکے ایک جز یعنی پاپائی کو بعد کے عباسی سنبھال کر بیٹھ گئے اور دوسرے جز یعنی قیصریت کو دوسروں نے بانٹ لیا، اور پھر یہ دونوں گروہ مذہبی اصطلاحوں اور مذہبی لباسوں کو محض سیاسی چال کے طور پر استعمال کرکر کے صدیوں تک عوام کو دھوکا دیتے رہے۔

فتنۂ رہبانیت | تالیف جناب مرزا عزیز صاحب فیضانی۔ ضخامت ۴۶۴ صفحات۔ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ مرزا محبوب عالم صاحب۔ فیضانی منزل۔ اسلامیہ پارک۔ پونچھ روڈ۔ لاہور

اس کتاب میں مصنف نے پہلے دنیا پرستی اور ترکِ دنیا کے درمیان اسلام کی راہِ توسط و اعتدال کو بیان کیا ہے، پھر رہبانیت کی حقیقت بیان کرنے کے بعد نہایت تفصیلی تجزیہ کرکے بتایا ہے کہ یہ کن کن شکلوں میں ظہور کرتی ہے، اور کس کس طرح انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثر ڈالتی ہے۔ آخر میں دنیا کو برتنے کے متعلق اسلام کے احکام کی تفصیلات دی ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کا طریقہ رہبانیت کے طریقہ سے کس قدر مختلف ہے۔ کتاب نہایت جامع ہے خصوصاً رہبانیت کی مخفی سے مخفی صورتوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالنے اور اسلام و رہبانیت کے بیشمار مرکبات کا تجزیہ کرکے اصل فتنہ کا سراغ لگانے میں مصنف نے دقیقہ رسی کا حق ادا کر دیا ہے۔

ہندوستان کی کہانی | تالیف مولوی عبدالسلام صاحب قدوائی ندوی۔ ضخامت ۷۰ صفحات۔ قیمت ۲ ار۔ دار المصنفین، اعظم گڈھ۔

اب تک ہندوستان کی تاریخ جس رنگ میں ہندوستانی بچوں کو پڑھائی جاتی رہی ہے اس نے یہاں کے باشندوں کو ایک دوسرے کے لیے درندہ بنا دیا ہے اور انکے درمیان مستقل قومی عداوتوں کے بیج بو دیے ہیں۔ اصلاح حال کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کے سامنے اس ملک کی تاریخ ہر فرقے کے

زہر سے پاک کرکے مجرد تاریخ کی حیثیت سے پیش کی جائے۔ دارالمصنفین اور مولوی عبدالسلام صاحب دونوں ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ہمارے بچوں کے لیے ایسی ایک بے زہر تاریخ مہیا کردی ہے کم از کم غیر سرکاری مدرسوں کے لیے تو یہ موقع ہے کہ اس کتاب کو اپنے نصاب میں شامل کرلیں۔

ابن خلدون مولانا عبدالسلام ندوی - ضخامت ۴۰۰ صفحات - قیمت عہ - دارالمصنفین، اعظم گڑھ۔

یہ کتاب دراصل ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری کے اس مقالہ کا ترجمہ ہے جو انہوں نے فرانس کی سربون یونیورسٹی میں ڈاکٹریٹ کے لیے پیش کیا تھا۔ اصل مقالہ فرنچ میں تھا۔ پھر اس سے عربی میں ترجمہ ہوا اور اب عربی سے اردو میں منتقل ہوا ہے۔ ابتدا میں مصنف نے ابن خلدون کے ذاتی حالات زیادہ تر اسکی اپنی خودنوشت سوانح عمری سے اخذ کرکے مرتب کیے ہیں، پھر تاریخ و اجتماعیات کے متعلق اسکے فلسفہ کی تشریح توضیح اور تنقید کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ ان علوم میں اس مشہور مفکر کا اصلی مقام کیا ہے۔ کتاب اہل ذوق کے مطالعہ کے لائق ہے، اور فاضل مترجم نے ترجمہ بھی اس قدر رواں اور شگفتہ کیا ہے کہ کتاب پڑھتے وقت کم ہی یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ ہے۔

مفتاح القرأۃ مرتبہ مولانا عبداللہ رشید مکی صاحب خطیب سورتی جامع مسجد، رنگون۔

بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کا جو طریقہ ہندوستان میں رائج ہے اس میں منجملہ بہت سی خرابیوں کے ایک خرابی یہ بھی ہے کہ تجوید کے قواعد کا مطلق لحاظ نہیں رکھا جاتا اور ابتدا سے بچوں کو غلط تلفظ اور غلط لہجہ میں قرآن پڑھنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ مولانا عبداللہ رشید صاحب نے اسی خرابی کو دور کرنے کے لیے یہ قاعدہ مرتب کیا ہے۔ چونکہ فاضل مرتب محض ایک ماہر فن قاری ہی نہیں ہیں بلکہ انہیں تعلیم کا بھی بہت طویل تجربہ ہے اسلیے قاعدہ کی ترتیب ایسی اچھی ہے کہ اب تک اس سے بہتر قاعدہ ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ ابتدا میں استادوں کی ہدایت کے لیے طریق تعلیم کی کافی توضیح کردی گئی ہے، اور قاعدہ کے دوران میں بھی اکثر اسباق کی مشق کرانے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ دراصل یہ قاعدہ بچوں کے لیے نہیں بلکہ استادوں کے لیے لکھا گیا ہے۔